

ایک شجاع عورت کا حجاج سے زبردست مناظرہ

<?xml encoding="UTF-8">

عبدالملک (اموی سلسلہ کا پانچواں خلیفہ) کی طرف سے تاریخ کا بدترین مجرم حجاج بن یوسف ثقفی عراق کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے جناب کمیل، قنبر، سعید بن جبیر کو قتل کیا تھا کیونکہ وہ حضرت علی علیہ السلام سے بہت بغض رکھتا تھا۔

اتفاق سے ایک دن ایک نہایت شجاع و دلیر عورت جسے حلیمہ سعدیہ کی بیٹی کہا جاتا تھا اور جس کا نام حرہ تھا حجاج کے دربار میں آئی یہ حضرت علی علیہ السلام کی چاہنے والی تھی۔

حجاج اور حرہ کے درمیان ایک نہایت پر معنی اور زبردست مناظرہ ہوا جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

حجاج: حرہ کیا تم حلیمہ سعدیہ کی بیٹی ہو؟

حرہ: یہ بے ایمان شخص کی ذہانت ہے (یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ میں حرہ ہوں مگر تونے بے ایمان ہوتے ہوئے مجھے پہچان کر اپنی ذہانت کا ثبوت دیا ہے؟)

حجاج: تجھے خدا نے یہاں لا کر میرے چنگل میں پھنسا دیا ہے میں نے سنا ہے کہ تو علی کو ابوبکر و عمر و عثمان سے افضل سمجھتی ہے؟

حرہ: تجھ سے اس سلسلہ میں جھوٹ کہا گیا ہے کیونکہ ان تینوں کی کیا بات میں حضرت علی علیہ السلام کو جناب آدم، جناب نوح، جناب ابراہیم، جناب موسیٰ، جناب عیسیٰ، جناب داؤد، جناب سلیمان علیہم السلام سے افضل سمجھتی ہوں۔

حجاج: تیرا برا ہو، تو علی کو تمام صحابہ سے برتر جانتی ہے اور اس کے ساتھ ہی انہیں آٹھ پیغمبروں سے جن میں سے بعض اولوالعزم بھی ہیں افضل و برتر جانتی ہے اگر تونے اپنے اس دعویٰ کو دلیل سے ثابت نہ کیا تو میں تیری گردن اڑا دوں گا۔

حرہ: یہ میں نہیں کہتی کہ میں علی علیہ السلام کو ان پیغمبروں سے افضل و برتر جانتی ہوں بلکہ خداوند متعال نے خود انہیں ان تمام پر برتری عطا کی ہے قرآن مجید جناب آدم علیہ السلام کے بارے میں فرماتا ہے:

وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ (1)

اور آدم اپنے رب کی نافرمانی کا نتیجہ میں اس کی جزا سے محروم ہو گئے۔

لیکن خداوند متعال علی علیہ السلام، ان کی زوجہ اور ان کے بیٹوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

وَكَانَ سَعْيُكَ مَشْكُورًا (2)

اور تمہاری سعی و کوشش مشکور ہے۔

حجاج: شاباش لیکن یہ بتا کہ تونے حضرت علی علیہ السلام کو نوح و لوط علیہما السلام پر کس دلیل کے ذریعہ فضیلت دی۔

حرہ: خداوند متعال انہیں ان لوگوں سے افضل و برتر جانتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:

صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِمْرَأَةً نُوحٍ وَّإِمْرَأَةً لُّوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِّنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا

عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ (3)

خدائے کافر ہونے والے لوگوں کو نوح و لوط کی بیویوں کی مثالیں دی ہیں۔

یہ دونوں ہمارے صالح بندوں کے تحت تھیں مگر ان دونوں نے ان کے ساتھ خیانت کی لہذا ان کا ان دونوں سے تعلق انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا اور ان سے کہا گیا کہ جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ۔

لیکن علی علیہ السلام کی زوجہ، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیٹی جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں جن کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے اور جن کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے۔

حجاج: شاباش حرہ! لیکن یہ بتا تو کس دلیل کی بنا پر ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حضرت علی علیہ السلام کو فضیلت دیتی ہے؟

حرہ: خداوند متعال قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

رَبِّ اٰرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوْْلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ (4)

ابراہیم نے کہا پالنے والے! تو مجھے یہ دکھا دے کہ تو کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے تو خدا نے کہا کیا تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے تو انہوں نے کہا کیوں نہیں مگر میں اطمینان قلب چاہتا ہوں۔

لیکن میرے مولا علی علیہ السلام اس حد تک یقین کے درجہ پر فائز تھے کہ آپ نے فرمایا: لوکشف الغطاء ما زددت یقینا۔

اگر تمام پردے میرے سامنے سے ہٹا دیے جائیں تو بھی میرے یقین میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

اور اس طرح نہ پہلے کسی نے کہا تھا اور نہ اب کوئی ایسا کہہ سکتا ہے۔

حجاج: شاباش لیکن تو کس دلیل سے حضرت علی کو جناب موسیٰ کلیم اللہ پر فضیلت دیتے ہیں؟

حرہ: خداوند عالم قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ (5)

وہ وہاں سے ڈرتے ہوئے (کسی بھی حادثہ کی) توقع میں (مصر) سے باہر نکلے۔

لیکن حضرت علی علیہ السلام کسی سے نہیں ڈرے، شب ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بستر پر آرام سے سوئے اور خدا نے ان کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ (6)

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے لئے بیچ دیتے ہیں۔

حجاج: شاباش لیکن اب یہ بتا کہ داؤد علیہ السلام پر علی کو کس دلیل سے فضیلت حاصل ہے؟

حرہ: خداوند متعال جناب داؤد علیہ السلام کے سلسلہ میں فرماتا ہے:

يٰۤاٰدٰوُودُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاَحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (7)

اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنا دیا ہے لہذا تم لوگوں کے درمیان حق سے فیصلے کرو اور اپنی خواہشات کو پیروی نہ کرو کہ اس طرح تم راہ خدا سے بھٹک جاؤ گے۔

حجاج: جناب داؤد کی قضاوت کس سلسلے میں تھی؟

حرہ: دو آدمیوں کے بارے میں کہ ان میں سے ایک بھیڑوں کا مالک تھا اور دوسرا کسان، اس بھیڑ کے مالک کی

بھیڑوں نے اس کے کھیت میں جاکر اس میں کھیتی چرلی، اور اس کی زراعت کو تباہ و برباد کردیا، یہ دونوں آدمی فیصلہ کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور اپنی شکایت سنائی، حضرت داؤد نے فرمایا: بھیڑکے مالک کو اپنی تمام بھيڑوں کو بیچ کر اس کا پیسہ کسان کو دے دینا چاہئے تاکہ وہ ان پیسوں سے کھیتی کرے اور اس کا کھیت پہلے کی طرح ہو جائے لیکن جناب سلیمان نے اپنے والد سے کہا۔ آپ کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ بھیڑوں کا مالک کسان کو دودھ اور اون دے دے تاکہ اس کے ذریعہ اس کے نقصان کی تلافی ہو جائے۔ اس سلسلہ میں خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے: ففهمنا سليمان (8) ہم نے حکم (حقیقی) سلیمان کو سمجھا دیا۔ لیکن حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: سلونی قبل ان تفقدونی۔

مجھ سے سوال کرلو قبل اس کے کہ تم مجھے کھو دو۔ جنگ خیبر کی فتح کے دن جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے آئے تو آنحضرت نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: افضلكم و اعلمکم و اقضاکم علی۔ تم میں سے افضل اور سب اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔ حجاج: شاباش لیکن اب یہ بتاؤ کہ کس دلیل سے علی جناب سلیمان علیہ السلام سے افضل ہیں۔ حرہ: قرآن میں جناب سلیمان کا یہ قول نقل ہوا ہے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَبَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي (9)

پالنے والے! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا کردے جو میرے بعد کسی کے لئے شائستہ نہ ہو۔ لیکن میرے مولا علی علیہ السلام نے دنیا کو تین طلاق دی ہے جس کے بعد آیت نازل ہوئی:

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (10)

وہ آخرت کا مقام ان لوگوں کے لئے ہم قرار دیتے ہیں جو زمین پر بلندی اور فساد کو دوست نہیں رکھتے اور عاقبت تو متقین کے لئے ہے۔

حجاج: شاباش اے حرہ اب یہ بتا کہ تو کیوں حضرت علی کو جناب عیسیٰ علیہ السلام سے افضل و برتر جانتی ہے؟

حرہ: خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا:

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي إِلهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ...

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أُمَرْتُ بِهِ (11)

اور جب (روز قیامت) خدا کہے گا:

اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دو، تو وہ کہیں گے تو پاک و پاکیزہ ہے میں کیسے ایسی بات کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے کہا ہوتا

تو تو ضرور جان لیتا تو جانتا ہے میرے نفس میں کیا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ تیرے نفس میں کیا ہے تو عالم الغیب ہے میں نے ان سے صرف وہی کیا ہے جو تو نے مجھے حکم دیا تھا ۔

اسی طرح جناب عیسیٰ کی عبادت کرنے والوں کا فیصلہ قیامت کے دن کے لئے ٹال دیا گیا مگر نصیروں نے حضرت علی علیہ السلام کی عبادت شروع کردی تو آپ نے انہیں فوراً قتل کردیا اور ان کے عذاب و فیصلہ کو قیامت کے لئے نہیں چھوڑا ۔

حجاج: اے حرہ! تو قابل تعریف ہے تو نے اپنے جواب میں نہایت اچھے دلائل پیش کئے اگر تو آج اپنے تمام دعوؤں میں سچی ثابت نہ ہوتی تو میں تیری گردن اڑادیتا ۔
اس کے بعد حجاج نے حرہ کو انعام دیکر با عزت رخصت کردیا۔(12)

حوالہ جات

1. سورہ طہ، آیت ۱۲۱
2. سورہ انسان، آیت ۲۲
3. سورہ تحریم آیت ۱۰
4. سورہ بقرہ آیت ۲۶۰
5. سورہ قصص، آیت ۲۱
6. سورہ بقرہ آیت ۲۰۷
7. سورہ ص۔ آیت ۲۶
8. سورہ انبیاء، آیت ۷۹
9. سورہ ص آیت ۳۵
10. سورہ قصص، آیت ۸۳
11. سورہ مائدہ آیت ۱۱۷۔۱۱۶
12. فضائل ابن شاذان ص ۱۲۲۔ بحار ۴، ص ۱۳۴ سے ۱۳۶ تک